ٹھاکر شوناتھ سنگھ شانڈلیہ: مولانا کی چند مثنویات کے ہندی مترجم

ڈاکٹر ضیاالرحمان

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی، دہلی یونیورسٹی

تلخیص: مولانا محمد جلال الدین کی تالیف 'مثنوی' فارسی ادب میں ایک منفرد کتاب ہے۔ اس کا شمار دنیا کی بہترین کتابوں میں ہوتا ہے اور دنیا کی تقریباً تمام زندہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کی مقبولیت اتنی زیادہ ہے کہ فارسی بولنے والوں کی دنیا میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ملے جہاں رومی کی 'مثنوی' نہ ہو۔ یہ مضمون ہندی زبان میں تصنیف شدہ ایک غیر معروف کتاب پر مبنی ہے۔ ہندی زبان کی یہ کتاب دراصل مولانا روم کی چند فارسی مثنویوں کا ہندی نثر میں ترجمہ کو اثاث بنا کر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے مترجم ٹھاکر شوناتھ سنگھ شانڈلیہ (ठाकुर शिवनाथ सिंह शाण्डिल्य) ہیں۔ اس مضمون میں مترجم کے شیوۂ ترجمہ کا تفصیلی احاطہ کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر مولانا کی مثنوی کے چند اشعار کا ٹھاکر صاحب نے کس طرح ترجمہ کیا ہے، اس کی چند مثالیں بھی شامل مضمون ہیں۔

کلیدی الفاظ: مولانا جلال الدین رومی، ہندی ترجمہ، مثنوی، رومی کی کہانیاں، ستا ساہتیہ منڈل، ساہتیا اکادمی

متن مقالہ: ٹھاکر شوناتھ سنگھ شانڈلیہ ہندی دنیا کا ایک غیر معروف نام ہے۔ "غیر معروف" صرف میری معلومات کی محدودیت تک۔ انکے غیر معروف ہونے کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

۱. انکے بارے میں معلومات یکجا کرنے کی مختلف ہندی دانوں سے ناکامیاب کوششیں کی گیئں۔

۲. ساہتیہ اکادمی میں موجود نیشنل رجسٹر آف ٹرانسلیٹرس (National Register of Translators) اور ہوز ہو آف آتھرس (Who's who of Authors) کی صفحہ گردی میں انتھک کوششیں کی گیئں۔

۳. انکی ترجمہ شدہ کتاب "رومی کی کہانیاں" جو کہ ۱۹۴۲ ع میں ستا ساہتیہ منڈل نئی دلی سے شایع ہوئی ہے اور وہاں سے بھی انکی زندگی سے متعلق اطلاع حاصل کرنے کی بے سود کوششیں کی گی۔

۴. اور آخر میں چوتھی وجہ جو کہ قیاس پر مبنی ہے، وہ یہ کہ میرٹھ میں ماچھرا ایک جگہ ہے جہاں ہو بہو انہی کے نام کا ایک کالج ہے۔ کالج سے متعلق گوگل سے ملی اطلاع کی مناسبت سے ایک فون نمبر دریافت ہوا اور فون کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ اس کالج کے پرنسپل کا نمبر ہے جو چھ سال قبل ریٹائر ہو چکے تھے۔ مترجم نے کتاب کے مقدّمہ میں ماچھرا کا ذکر کیا ہے جس سے یہ قیاس لگایا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے یہ وہی صخش ہیں جنہوں نے ذکر شدہ کالج کی بنیاد رکھی ہو۔

بہر حال شوناتھ سنگھ شانڈلیہ نے ایک ایسا کام تو کیا ہے ہے کہ ہندوستان میں مولوی شناسی کے موضوع پر انکی ترجمہ شدہ کتاب "رومی کی کہانیاں" کا ذکر تو لازمی طور پر ہو گا ہی۔

یہ کتاب مولانا جلال الدین رومی کی شاہکار "مثنوی معنوی" کی ۳۶ داستانوں کا ہندی ترجمہ ہے اور یہ داستانیں مثنوی معنوی کی چھ دفتروں میں سے مختلف دفتروں سے چنی گئی ہیں۔

مترجم نے کتاب کے مقدّمے میں مثنوی معنوی کی خصوصیات کا بیان مفصّل طور پر کیا ہے اور ترجمے کے سلسلہ میں کہتے ہیں کہ:

“मसनवी बहुत बड़ा ग्रन्थ है। मैंने इस में से कुछ चुनी हुई शिक्षाप्रद कहानियों का हिंदी अनुवाद किया है और आशा करता हूँ कि वे पाठकों को रुचिकर होंगी।

अनुवाद करने में मैंने निम्नलिखित पुस्तकों से सहायता ली है। अतः मैं इनके लेखकों का आभारी हूँ।

1. मरातुल मसनवी (फ़ारसी): सं० क़ाज़ी तलम्मुज़ हुसैन।
2. हिकायते रूमी (उर्दू): अनु० मिर्ज़ा निज़ामशाह 'लबीब'।
3. सवाने उमरी-मौलाना रूमी (उर्दू): ले० मौलवी शिबली।

4. मौलाना रूमी और उनका उर्दू काव्य: ले० श्री जगदीश चंद्र वाचस्पति।“

مقدّمے کے بعد مترجم نے مولانا روم کی حیات کے بارے میں "रूमी का जीवन परिचय" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اسکے بعد ترجمہ شدہ داستانوں کی فہرست دی گئی ہے اور پھر مستقیما داستانوں کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ مترجم نے مثنوی معنوی کی ۳۶ داستانوں کا ترجمہ کیا ہے تو میں نے ان میں سے چند داستانوں کا تقابلی مطالعے کی غرض سے انتخاب کیا ہے۔ ترجمہ کی معیار کی جانچ پڑتال کے لئے کتاب مثنوی معنوی تصحیح شدہ از رینولڈ نکولسوں اور طبع شدہ از مطبع امیر کبیر، تہران، ایران کا استعمال کیا گیا ہے۔

پہلی داستان کا اصل موضوع "حکایت ماجرای نحوی و کشتیبان" ہے اور مترجم نے اس داستان کا عنوان "वैयाकरण और मल्लाह" لکھا ہے۔ مترجم کی یہ داستان اصل فارسی مثنوی کے صرف چھ شعر کا منثور ترجمہ ہے جب کہ اس داستان میں کل اٹھہرہ شعر ہیں۔ مترجم نے آغاز کے جن چھ شعر کا ترجمہ کیا ہے انکا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے۔ پہلے فارسی کا شعر ہے پھر اسکا ہندی ترجمہ اور پھر ترتیب سے باقی اشعار اور انکا ترجمہ پیش کیا جایگا۔ شعر یوں ہے کہ:

آن یکی نحوی بکشتی در نشست

رو بہ کشتیبان نہاد آن خود پرست

اس شعر کا ترجمہ ہندی میں کچھ یوں کیا گیا ہے کہ:

एक वैयाकरण नाव में सवार था। वह घमंड में भर कर मल्लाह से कहने लगा।

دو سرا شعر:

گفت ہیچ از نحو خواندی گفت لا

گفت نیم عمر تو شد در فنا

ترجمہ: क्या तुमने व्याकरण पढ़ा है? मल्लाह बोला नहीं, वैयाकरण ने कहा अफ़सोस है कि तूने अपनी आधी उम्र यूँही गँवा दी।

دل شکستہ گشت کشتیبان زتاب

لیک آندم کرد خامش ازجواب

ترجمہ: मांझी को बड़ा क्रोध आया। लेकिन उस समय वह कुछ नहीं बोला।

باد کشتی روبہ گردابی فکند

گفت کشتیبان بدان نحوی بلند

ترجمہ: दैवयोग से वायु के प्रचंड झोकों ने नांव को भंवर में ला डाला। नाविक ने ऊँचे स्वर में वैयाकरण से पूछा।

ہیچ دانی آشنا کردن بگو

گفت نی ای خوش خواب خوب رو

ترجمہ: महाराज आपको तैरना आता भी है कि नहीं? वैयाकरण ने कहा- नहीं मुझे तैरना नहीं आता।

گفت کل عمرت ای نحوی فناست

زانک کشتی غرق این گرداب ہاست

ترجمہ: नाविक ने कहा-वैयाकरण, तेरी सारी उम्र बरबाद हो गई क्योंकि नांव अब भंवर में डूबने वाली है।

اس کے بعد مترجم نے مندرجہ اشعار کے خلاصے کے طور پر یہ کہا ہے کہ:

मनुष्य को किसी एक विद्या या कला में दक्ष हो जाने पर गर्व नहीं करना चाहिए।

تقابلی مطالعے کے لئے جس دوسری داستان کا انتخاب کیا گیا ہے اسکا عنوان مترجم نے "अच्छे और बुरे की परीक्षा" لکھا ہے جو کہ اصل عنوان "امتحان پادشاہ بہ آن دو غلام کہ نو خریدہ بود" سے مماثلت نہیں رکھتا. یہ بات ظاہر ہے کہ مترجم نے داستان کے محتوا کے مطابق اس داستان کا عنوان یوں طے کیا ہو گا۔ اس داستان کا ترجمہ مترجم نے اصل فارسی داستان کے مطابق دو حصّوں میں کیا ہے۔ پہلا حصّہ اصل فارسی داستان کے پانچ مصرع پر مبنی ہے اور اس حصّے میں پہلے غلام کی بادشاہ سے گفتگو کا ذکر ہوا ہے۔ اسی طرح دوسرا حصّہ دوسرے غلام کے ساتھ بادشاہ کی گفتگو پر مبنی ہے۔ دوسرے حصّے کا ترجمہ مختصر طور پر کیا گیا ہے بلکہ یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ یہ دوسرے حصّے کی تلخیص ہے۔

میری منتخب تیسری داستان کا فارسی موضوع "شرح آن کور دور بین و آن کر تیز شنو و آن برہنہ دراز دامن" ہے. مترجم نے اس داستان کا عنوان "--" لکھا ہے. اس داستان کے ترجمے میں بھی فارسی اشعار کا مطلوب ترجمہ نہیں کیا گیا ہے. تلخیص کے طور پر یوں بیان کیا ہے کہ:

इसी तरह संसार के मनुष्यों को तृष्णा को रोग हो गया है कि वे दुनिया की प्रत्येक वस्तु को,भले ही वह कितनी ही गन्दी हो, पर प्रत्यक्ष रुप में सुन्दर हो, अपने पेट में उतारने की इच्छा रखते हैं। लेकिन दूसरी तरफ यह हाल है कि बिन मृत्यु के मार्ग पर चले इन्हें चारा नहीं और वह अजीब रास्ता है, जो इन्हें दिखाई नहीं देती। प्राणियों के दल-के-दल इसी सूराख से निकल जाते हैं और वह सूराख नजर नहीं आता। जीवों का यह समूह इसी द्वार के छिद्र में घुस जाता है और छिद्र तो क्या, दरवाजा तक भी दिखाई नहीं देता और इस कथा में

बहरे का उदाहरण यह है कि अन्य प्राणियों की मृत्यु का समाचार तो वह सुनता है, परन्तु अपनी मौत से बेखबर है।

तृष्णा का उदाहरण उस अन्धे से दिया गया है, जो अन्य मनुष्यों के थोड़े-थोड़े दोष तो देखता है, लेकिन अपने दोष उसे नजर नहीं आते। नंगे की मिसाल यह है कि वह स्वयं नंगा ही आया है और नंगा ही जाता है। वास्तव में उसका अपना कुछ नहीं हैं। परन्तु सारी उम्र मिथ्या भ्रम में पड़कर समाज की चोरी के भय से डरता रहता है। मृत्यु के समय तो ऐसा मनुष्य और भी ज्यादा तड़पता है। परन्तु उसकी आत्मा खूब हंसती है कि जीवनकाल में यह सदैव का नंगा मनुष्य कौनसी वस्तु के चुराये जाने के भय से डरता था। इसी समय धनी मनुष्य को तो यह मालूम होता है कि वास्तव में वह बिल्कुल निर्धन था। लोभी को यह पता चलता है कि सारा जीवन अज्ञानता में नष्ट हो गया।

इसलिए ऐ मनुष्य, तू अपने जीवन में इस बात को अच्छी तरह समझ जा कि परलोक में तेरा क्या परिणाम होगा और विद्याओं के जानने से अधिक तेरे लिए यह अच्छा है कि तू अपने स्वरुप को जाने।

مترجم نے بقیہ داستانوں کا ترجمہ بھی اسی طرح سے کیا ہے۔ کچھ داستانوں کے ترجمے کے معیار کے مشاہدے سے گمان ہوتا ہے کہ مترجم نے ترجمے کی خاطر اصل فارسی داستانوں سے رجوع کیا ہوگا لیکن چند داستانوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے میرزا نظام شاہ لبیب کی اردو میں ترجمہ شدہ کتاب حکایات رومی سے مراجعت کی ہوگی۔

ترجمے کی خاص بات یہ ہے کہ مترجم نے ٣٦ داستانوں کا ترجمہ کیا ہے اور ان میں سے بیشتر ترجموں کے اوپر اگر نظر ڈالی جائے تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اصل فارسی مثنوی کے اشعار کی تعداد کی مناسبت سے ترجمہ شدہ متن بہت مختصر ہے۔ اختصار کی وجہ یہ سمجھ میں آیی کہ مولانا کے وہ اشعار جنکی وجہ سے انھیں جہانی شہرت حاصل ہے، ان اشعار کو مترجم نے خلاصے کے طور پر بیشتر داستانوں کے آخر میں پیش کیا ہے۔ مثلا داستان "امتحان پادشاہ بے آن

دو غلام کہ نو خریدہ بود" میں پہلے غلام کا واقعہ صرف تین مصرع میں ہے۔ اسکے بعد تقریباً پندرہ شعر کے بعد دوسرے غلام کا واقعہ شروع ہوتا ہے۔ درمیانی اشعار زبان کی خصوصیات اور اخلاق پر مبنی ہیں۔

مترجم کے احوال و دیگر آثار سے متعلق معلومات کے حصول کی کوششیں مسلسل جاری ہیں اور قوی امید ہے کہ اہم معلومات دستیاب ہونی چاہیے۔ مقالے کے منظر عام پر آنے سے قبل تک اگر جانکاری دستیاب ہو جاتی ہے تو لازمی طور پر اس مقالے میں شامل کر دی جائے گی۔

کتابیات:

1. रूमी की कहानियाँ, अनुवाद-चौ० शिवनाथ सिंह शांडिल्य, सस्ता साहित्य मण्डल, नई दिल्ली, १९४२ ई० (https://epustakalay.com/book/26619-roomi-ki-kahaniyan-by-shivnath-singh-shandilya/)
2. **https://ganjoor.net/moulavi/masnavi/daftar1**

☆☆☆